© rasailojaraid.com

نہالِ آرزو

از جناب نہال سیوہاروی

فطرتِ پروانۂ آتش بجاں رکھتا ہوں میں / زندگی کی آگ کو شعلہ فشاں رکھتا ہوں میں
بزمِ خاکی کیوں ہو جولانگہ مری پرواز کی / عرش کی پہنائیوں میں آشیاں رکھتا ہوں میں
الاماں! میرے ارادوں کی جوانی الاماں! / دل جواں، ہمت جواں فطرت جواں رکھتا ہوں میں
انقلابِ آسماں کا غم مجھے کیا ہم نفس! / جیب میں ایسے کروڑوں آسماں رکھتا ہوں میں
سینۂ کہسار جس کی شرح سے ہو جائے شق / تازہ ہر اک گام پر وہ امتحاں رکھتا ہوں میں
آشیاں پھونکا ہے بجلی نے جہاں سو مرتبہ / پھر انہی شاخوں پہ طرحِ آشیاں رکھتا ہوں میں
میرے افسانے سے گونج اٹھا جہانِ مہر و ماہ / ایک ذرہ ہوں مگر وہ داستاں رکھتا ہوں میں
کارواں ہوتا ہے اپنے نظم سے جب بے خبر / تا بہ منزل فکرِ نظمِ کارواں رکھتا ہوں میں
فرحتِ نظارۂ گل، جو کہے وہ سب درست / فرصتِ نظارۂ گل ہی کہاں رکھتا ہوں میں
وہ عدوئے خانہ آبادی، جسے کہتے ہیں برق / صورتِ چشم و چراغِ آشیاں رکھتا ہوں میں
ہو رہیگا کل باندازِ حقیقت آشکار / آج جو چشمِ تخیل میں جہاں رکھتا ہوں میں
آنی و فانی نہیں مثلِ شرر ہستی مری / سینہ میں دل، دل میں سوزِ جاوداں رکھتا ہوں میں
معرفت ہنگامۂ دل سے ہے لیکن اس قدر / موجزن پہلو میں اک سیلِ رواں رکھتا ہوں میں
بیکسی کا یہ جہاں، یہ کس مپرسی کا وطن / کیا بتاؤں کیا غمِ ہندوستاں رکھتا ہوں میں

عشقِ خاکِ گلستاں عنصر ہے میرا اے نہال
انتہا کا عشقِ خاکِ گلستاں رکھتا ہوں میں

© rasailojaraid.com